Registered

L No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۲۷) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہی۔ ۶ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

کپتان جے فرزل صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر لاہور کو یکم اگست سنہ ۱۹۰۶ء سے ساڑھے پندرہ ماہ کی مجتمع رخصت عطا کی گئی کپتان سلین فورڈ صاحب انکو سبکدوش کریں گے ایم۔ آر ونگ صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر منٹگمری کو چھ ہفتہ کی رخصت عطا کیگئی۔ باڈ صاحب انکو سبکدوش کرینگے اور لالہ سری رام صاحب جو پہلے ہوشیارپور کو بطور ڈسٹرکٹ جج بھیجے جائینگے۔ خواجہ تصدق حسین صاحب سب ڈویژنل افسر فاضلکا دہلی کو تبدیل کئے گئے۔ شیخ لعل صاحب انکو سبکدوش کریں گے کرتی سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر دہلی فیروزپور کو تبدیل کئے گئے۔ روحانی بیداری کی کنونشن سیالکوٹ میں بجائے ۱۲ اگست سنہ ۱۹۰۶ء سے ۱۶ اگست تک کے ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۶ء سے ۱۹ اگست تک ہوگی۔ بابو سریندرو ناتھ کا اپیل سیشن جج کی عدالت سے خارج ہوکر ہائی کورٹ میں پہنچ گیا ہے۔ چیف کورٹ نے مجسٹریٹ سے پندرہ یوم کے اندر اس امر کا جواب طلب کیا ہے کہ کیوں نہ اس کا حکم اوس عدالت کے متعلق منسوخ کیا جاوے اور کیوں نہ بابو صاحب کا جرمانہ انکو واپس دیا جاوے جواب کی وصولی تک فیصلہ مخفی ہے توی امید ہے فیصلہ خاطر خواہ ہوگا۔ دریائے گوداوری اور ورا کے مقام اتصال کے موقع پر چاندی کے قدیم سکہ برآمد ہوئے ہیں جو سنہ ۱۵ سے ۳۵ء تک کے ہیں۔ دہلی کی صحت اچھی نہیں ہے ایک ہفتہ کے اندر ۳۹۶

آدمی مختلف امراض سے فوت ہوئے۔ انگریزی بولنے والے ۱۲۰ ملین۔ جرمنی بولنے والے ۷۰ ملین۔ روسی بولنے والے ۶۸ ملین۔ ہسپانوی بولنے والے ۴۴۔ اور پرتگالی بولنے والے ۳۲ ملین ہیں گذشتہ سال ۳۲۲۹۴ پونڈ لندن مشنری سوسایٹی کو بطور زکات وصول ہوئے۔ امریکن بورڈ آف فارن مشنس نے ۹۵ برسوں میں دو ہزار سے زیادہ مشنری غیر ممالک کو بھیجے اور ۳۶ ملین ڈالر بذریعہ زکات وصول پایا۔ ۱۰ مئی کو امریکن بائیبل سوسایٹی کا نوے سالانہ جلسہ تھا۔ اس کل عرصہ میں ۷۹ ملین کاپیاں مقدس نوشتوں کی شائع ہوئیں جو ۷۰ زبانوں میں تھیں۔ ممالک متحدہ امریکہ کی آبادی ۸۵ ملین ہے۔ ازانجملہ کل ۲۹ ملین ایسے اشخاص ہیں جو کسی نہ کسی کلیسیا سے خواہ وہ رومن کیتھولک ہو خواہ پروٹسٹنٹ متعلق ہیں۔ گذشتہ ہفتہ سے بمبئی کے بڑے شہروں کے برخلاف ہی صوبجات میں ۳۰۰۵۰۰۰ آدمی امداد ہی حیثیت میں پرورش پارہے تھے۔ ۱۳۰۰۰۰ کا اضافہ ہے۔ دیسی ریاستوں میں کل ۴۰۰۰۰ آدمی امداد پارہے تھے۔ دو ہزار سے زیادہ کی کمی ہوئی مشرقی بنگال میں قحط کا اسقدر زور ہے کہ لوگ قحط کے سبب سے خودکشی کر رہے ہیں یا اپنے رشتہ داروں کو بھوکے مرتے ہوئے نہ دیکھ سکے اور انکو مار ڈالا۔ بعض لوگوں نے اناج کی خاطر اوروں کو قتل کر ڈالا۔ اسقسم کی ہزاروں وارداتیں روز مرہ وقوع میں آرہی ہیں اور دن بدن بڑھتی جاتی ہیں۔ نیویارک (امریکہ) میں ایک شخص نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جس سے آیندہ ریلوں کے ٹکرانے کا خطرہ جاتا رہے گا یہ آلہ گھنٹی کی طرح بنایا گیا ہے۔ جو انجن میں لگایا جائے گا۔ اور جب دو ریلیں ایک دوسرے سے تین میل کے فاصلے پر ہونگی

تو اس آلے میں سے خود بخود آواز نکلا کرے گی۔ جس کو سن کر ریل چلانے والے بخوبی روک تھام کرلیں گے۔ پیرس (دارالحکومت فرانس) میں ایک اخبار فقیروں اور بھکمنگوں کے لئے بھی نکلتا ہے۔ اسے عموماً گداگر خریدتے اور اس کی مدد کرتے ہیں۔ اس اخبار میں گداگروں کی اطلاع کے لئے مشہور لوگوں کی شادی غمی کے اعلان معہ یوم و تاریخ درج ہوتے ہیں۔ چین کی شہنشاہ بیگم جب کہیں سفر کو جاتی ہے تو اپنے ساتھ پوشاک تین ہزار جوڑے لے جاتی ہے جنکے بند کرنے کے لئے سیکھ سو صندوقوں کی ضرورت ہوتی ہے اور بارہ سو قلی ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ روس میں یہودیوں پر ظلم اور تشدد ہو رہا ہے۔ امریکہ والوں نے انکی ہمدردی کا تار بھیجا ہے۔ پوسٹل ڈیپارٹمنٹ نئے پھولدار لفافوں کی ایجاد پر غور کر رہی ہے۔ عمدہ کاغذ اور مناسب مقدار پر بیل بوٹوں سے آراستہ لفافے جاری ہوں گے۔ مگر آدھ آنہ والے لفافے بدستور قائم رہینگے۔ انگلستان میں ۵۰۰۰ عورات میں سے جو محکمہ زراعت میں کام کر رہی ہیں ۱۰۰۰ عورات نے اپنی ہی زمین میں زراعت کی اور ۳۰۰۰ عورات باغبانی اور بیلداری اور تخم ریزی میں مشغول تھیں۔ گوالیار کے نزدیک جھاڑی مورار میں ایک ندی کے قریب ایک نیا چشمہ نکلا ہے جس کا پانی ذائقہ اور رنگت میں اس ندی کے پانی سے بالکل مختلف ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ گنگا جلی ہے ہندو لوگ متواتر اسکی جاترا کو جارہے ہیں۔ مہاراجہ صاحب بھی وہاں موجود ہیں۔ پونا کیطرف ڈاک کا ٹونگہ لٹ گیا اُس کا ڈرائیور گوپال سنگھ ۴۰۰ روپیہ چرانے کے جرم میں گرفتار ہوگیا۔ مدراس شہر پلیگ سے اب بالکل پاک صاف ہوگیا

ایڈیٹوریل نوٹس

الفرقان کے مضامین کی فہرست۔ پادری غلام مسیح صاحب ڈیرہ دون سے اپنی تصنیف کردہ کتاب الفرقان کے مضامین کی فہرست ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اور عرض پرداز ہیں کہ اس کی طبع ثانی کا انتظام ناظرین خود کریں یا مناسب اور ضروری تجاویز سے مطلع فرمائیں۔ الفرقان کے دوستوں سے گذارش ہے کہ اگر آپ صاحبان الفرقان کی کچھ ضرورت محسوس کرتے ہیں تو اس کے چھاپنے کا انتظام فرمائیے کیونکہ اگر ہر دو جلدیں اکٹھی طبع کی جائیں تو فائدہ سے خالی نہو گا۔ آپکی اطمینان کے لئے الفرقان ہر دو جلد کے مضامین ذیل میں ملاحظے کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔ جلد اول میں ایسے قرآنی فرائیض اور موجبات کا بیان کیا گیا ہے جنکی تکمیل دائرہ محمدی سے باہر مذہب عیسوی میں ہو سکتی ہے۔ اور اگر تکمیل تک یہہ فرائیض پہنچاتے جائیں تو حضرت کی رسالت اور قرآن کے الہام وغیرہ کے مسایل طشت از بام ہو جاتے اور عدم تکمیل میں ہر ایک محمدی پر جہنم کی منزل کے فتوے قرآن سے دیئے جاتے ہیں جلد دوم میں ایسے فرائیض اور واجبات ایمانی اور عملی کا قرآن سے بیان کیا گیا ہے کہ اگر وے قبول اور یقین کئے جا کر عمل میں لائے جائیں تو قرآن اور قرآن کے الہام اور حضرت کی رسالت وغیرہ کے تمام مسائل پر پانی پھر جاتا ہے کچھ باقی رہتا ہی نہیں۔

مزید برآں ہر ایک مضمون زیر بحث پر قرآن اور حدیث سے پوری اور کافی روشنی ڈالی گئی ہے کسی مضمون زیر بحث میں کسی ناظر کو قرآن چھونیکی ضرورت نہیں چھوڑی ہے۔

ہم اس بات کو ضرور یاد دلانا چاہتے ہیں کہ الفرقان مباحثے کی کتاب نہیں ہے صرف محمدی صاحبان کے غور و فکر کی کتاب ہے۔ اسمیں فیصلے کا میدان زیادہ تر محمدیوں کے لیے رکھا گیا ہے یہی صرف قرآنی حقائق کو پیش کرنیوالا اور مطالبے کرنے والا ہے اور بس۔ البتہ کہیں کہیں مصنف نے اپنے رائے بھی ظاہر کی ہے۔

ہندوستانی مسیحیوں کی مالی حالت۔

جب ہم ہندوستان کے ہندو مسلمانوں اور عیسائیون کی حالت پر غور اور انکا مقابلہ کرتے ہیں تو ان کے درمیان اس پہلو سے بعد المشرقین کا فاصلہ نظر آتا ہے۔ ہندوستانی مسیحی اس پہلو میں اپنے غیر مسیحی بھائیوں سے بہت ہی پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ جو لوگ ہندوستانی اور پنجابی مسیحیوں کے درمیان ملازم ہیں یا اُن کے ساتھ جنکو کسی قسم کا قریبی تعلق ہے وہ انکی مالی حالت سے بخوبی آگاہ ہیں متمول اور آسودہ حال مسیحی ہندوستان میں بہت ہی کم ہیں انکا وجود اور عدم یکسان ہے اس ناداری کا عام نتیجہ نہایت ہی خوفناک اور پرخطر اور عبرت آمیز ہے۔ جب کوئی مسیحی خصوصاً مشن کا ملازم بے نوکر ہو جاتا ہے تو اس کے پاس اتنا بھی نہیں ہوتا کہ سال بھر یا چھ مہینے ٹھیک اپنا گذارہ کر سکے۔ اور جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اہل و اطفال بیچارے خستہ حال اور پریشان دل مارے پھرتے ہین۔ اگر کسی نے بیوگان دینائی کے فنڈ میں کچھ جمع کیا ہے تو خیر مری بھلی گذر ہوگی ورنہ ٹکڑوں محتاج ہوتے ہیں۔ اور اگر کسی مشنری صاحب نے ترس کھا کر کسی نہ کسی طرح سے انکی پرورش کر دی تو خیر ورنہ انکا خدا ہی حافظ کمانے والے آدمی کی وفات کے بعد اس کا خاندان دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ جس سلسلہ سے ہندو مسلمانون کے خاندانی سلسلہ اور قیام ہوتا ہے وہ مسیحی کا نہیں رہتا۔ مسیحی لوگ در بدر خاک بسر خانہ بدوش ہیں۔ وائے برحال ما۔ ایسی بے سرو پا حالت دیکھکر نہایت ہی افسوس اور ترس آتا ہے۔ لہذا ہم اپنے مسیحی بھائیوں کے سامنے ذیل کی تجاویز مختصراً پیش کرتے ہیں اور بمنت عرض پرداز ہیں کہ اپنی اور آیندہ نسل اور خاندان کی بہبودی کو مدنظر رکھکر ان پر یا اسی قسم کی دیگر تجاویز پر جو اُن کے ذہن میں آویں یا بہتر اور مناسب معلوم ہوں مداومت کرنیکی سعی اور جد و جہد کرین

۱۔ حتی الوسع ملازمت بہت ہی کم کریں۔ جو صاحبان ملازمت کر رہے ہیں یا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں وہ کفایت شعاری سے روپیہ جمع کر کے جائیداد یا سرمایہ پیدا کریں اور اس کے ذریعہ اپنے فرزندوں کو تجارت یا کسی قسم کی صنعت و حرفت میں لگا دین۔

۲۔ حتی الوسع زراعت یا تجارت کرین۔ اُتم کھیتی مدھم بیوپار والے مقولے کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ یا زمین یا کسی گانوں یا شہر میں زمین قیمتاً یا رہن یا ٹھیکہ پر لیکر زراعت کر سکتے ہیں۔ دوکان یا تجارت کر سکتے ہیں پہلے تھوڑے سرمایہ سے شروع کریں پھر آہستہ آہستہ خود زیادہ ہو جائیگی۔

۳۔ کسی قسم کا موزون اور پرمنفعت پیشہ یا صنعت و حرفت سیکھیں اور اُس سے روزی کماویں اور اپنا اور اپنے بچون کا پیٹ پالیں اور جائیداد اور سرمایہ پیدا کرین یاد رکھو کہ تجارت اور زراعت اور صنعت و حرفت ہی کسی ملک یا قوم یا گروہ کی ترقی کا باعث ہیں نہ کہ ملازمت۔

۴۔ مسیحی بھائیوں کو چاہئے کہ ایک دوسرے کی مالی مدد کرین۔ جو روپیہ والا ہے وہ مناسب نفع پر اور مناسب قول و قرار پر اپنے غریب بھائی کی مدد کرے اور اسکو اس کے پیروں پر کھڑا کر دے۔ مشنری صاحبان اس مرحلے میں دیسی مسیحیوں کی دل و جان سے امداد کریں +

۵۔ غیر ممالک میں جا کر روزی کماویں۔ ہندوستان کی بہ نسبت غیر ممالک میں محنت و مزدوری زیادہ ہے اور آمدنی

ہندوستان اور سلیمانی ترشیش - تھوڑا عرصہ ہوا کہ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مسٹر جی اے گریسن صاحب پی ایچ ڈی آئی سی ایس نے ہندوستان اور ابتدائی مسیحیت کے عنوان سے انگریزی اخبار ایسٹ اینڈ ویسٹ میں بڑا عالمانہ مضمون درج کرایا ہے جسمیں صاحب موصوف نے ہندوستان کی قدامت کا ذکر کرتے ہوئے شہر ترشیش کے بارے میں جسکا ذکر سلیمان نے کیا ہے ذیل کا خیال ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان دراصل دراصل اسوقت ایک بڑی مہذب سلطنت تھی جبکہ ہمارے برطانوی آبا و اجداد وحشی اور برہنہ رہتے تھے۔ یہاں بڑے بڑے مہاراجہ اور مہاراج حکمران تھے اور عدل و انصاف سے حکومت کرنے کرنیکی سعی بلیغ کیا کرتے تھے۔ یہاں بڑی بڑی یونیورسٹیان تھیں جنمیں عالم فاضل اساتذہ اور طلبا کا جمگھٹا لگا رہتا تھا۔ اور بڑے بڑے ادق مسایل کی تعلیم و تدریس ہوا کرتی تھی۔ اور ایسی کامیابی کے ساتھ ہوتی تھی کہ ہم بھی آجکل حیران ہیں۔ اور مسیح کے دنیا میں مجسم ہونے تک دنیا کے نہایت ہی بڑے بڑے مذہبی مصلح یہاں ہی منصۂ ہستی پر نمود ہوئے۔ اور مغرب کے ساتھ اسکی تجارت کی بالخصوص اور وسیع پیمانہ پر گرم بازاری تھی۔ جب ہم اس بات کو یاد کرتے ہیں کہ ہمارے اپنے مذہب کی بنیاد فلسطین میں پڑی تو اس امر پر نوٹ کرنا دلچسپی سے ہرگز خالی نہ ہوگا کہ نہایت ہی قدیم زمانہ میں ہندوستان کی تجارت بھی اسی ملک فلسطین کے ساتھ ہوا کرتی تھی۔ سلاطین کی کتابوں میں ہم پڑھتے ہیں کہ کس طرح سے ترشیش کے جہاز تین سال میں ایک دفعہ سلیمان بادشاہ کے پاس صنوبر یا صندل کی لکڑیاں (۱ سلاطین ۱۰: ۲۲۔ عبرانی میں الگم ۲ تواریخ ۹: ۱۰۔ سنسکرت میں الگو یعنی صندل) ہاتھی دانت (۱ سلاطین ۱۰: ۲۲۔ عبرانی میں شین ہبیم سنسکرت میں ابھا یعنی ہاتھی) بندر (۱ سلاطین ۱۰: ۲۲۔ عبرانی کوپیم سنسکرت کاپی) اور طاؤس (۱ سلاطین ۱۰: ۲۲۔ عبرانی تکییم۔ ملایالی بولی میں توگی یعنی مور) لاتی تھی۔ اس امر پر بحث کرنیکی کوئی ضرورت نہیں کہ ترشیش کہاں تھا۔ مگر ان مقامات میں جو عبرانی الفاظ مستعمل ہوئے ہیں انہیں سے یہہ بیان بہت ہی درست معلوم ہوتا ہے۔ زمین مقدس میں صندل کے درخت یا ہاتھی دانت یا بندر یا مور اسوقت قطعاً پائے نہ جاتے تھے۔ اس لئے مصنف نے ان اشیا کے وہی نام استعمال کئے جن ناموں سے وہ اپنی زاد بوم میں نامزد تھے اس لئے مصنف نے ان اشیا کے وہی نام استعمال کئے جن ناموں سے وہ اپنی زاد بوم میں نامزد تھے۔ اب یہہ بتا دیا گیا ہے کہ مصنف نے جو ان چاروں اشیا کے نام استعمال کئے ہیں وہ سب ہندوستانی الفاظ ہی ہیں اور کہ ترشیش کے جہاز ہندوستان کے ساتھ گاہ گاہ تجارتی تعلق رکھتے تھے اور ان اشیا کو ہندوستان ہی سے فلسطین میں لائے تھے۔ تجارت کا یہہ رابطہ ایک مشہور بات ہے۔ ہندوستان سے جو جہاز فلسطین کو آیا جایا کرتے تھے انکا راستہ خلیج عرب کے سرے پرسے بحر قلزم اور خلیج الکابا کو جاتا تھا۔ اور جہاز کا بار خلیج الکابا کے سرے پر اتارا جاتا تھا۔ اور پھر وہاں سے ادوم کو ہوکر یروشلیم اور صور تک پہنچایا جاتا تھا۔ اور صور سے بذریعہ جہاز جرام وہ کل اسباب میڈی ٹرینین میں تقسیم کر دیا جاتا تھا

ہون اور اس کے طریق و مقاصد - آریہ صاحبان کی ہوم یا اگنی ہوتری سے شاید ہمارے ناظرین بے خبر ہونگے ستیارتھ پرکاش کے مطابق یہہ ایک "ویدی" ہے جسمیں ایک معین شکل اور طول و عرض و عمق کی ویدی کے اندر چندن یا پھلاہی اور آم وغیرہ کی عمدہ لکڑی جلائی جاتی ہے اور گھی اور دیگر اشیا خوشبو جلائی جاتی ہیں اور گائتری اور دیگر منتر پڑھے جاتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش میں اس کے مختلف مقاصد اور فواید بھی مندرج ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو دو قسم کے فواید معلوم پڑتے ہیں ایک تو دنیاوی یعنی رسوئی خانہ کی ہوا صاف ہو جاتی ہے (۱۲۸) اسکی خوشبو سے بیماری دور ہو جاتی ہے (۲م ق)، دوسری قسم کے روحانی فواید ہیں جنکا تعلق مذہب کے ساتھ ہے یعنی گناہ اور ثواب اور ان کے نتایج کے ساتھ مثلاً ہوم نہ کرنے سے گناہ ہوتا ہے (۵۵) گناہ کو دور کرنے کے لئے اتنی یا اس سے زیادہ خوشبو ہوا میں اور پانی میں پھیلانی چاہیے (۵۵)، لوگوں کو گھی وغیرہ اچھی چیزیں کھانے اور کھلانے سے بہتر ان چیزوں کا ہون میں ڈالنا ہے۔ (۵۵) ہون کے وقت منتر ضرور پڑھنا چاہیے (۴م) جو ہون نہیں کرتا وہ شودر ہے اور اس کو اچھے آدمی سب دوجوں کے حلقہ سے باہر نکال دیں (۴م ۱۲)، پرنتو ہر کا [illegible] اسوقت ضرور ہونا چاہیے (۴م ۱۲) ہوم اور دیگر فرایض ادا کرنے سے برہمن کی جونی حاصل ہوتی ہے (۶۲)، ہوم موجب ثواب ہے (۶۲) صبح و غروب آفتاب کے وقت بالخصوص کرے (۵۲) ستیارتھ پرکاش مترجمہ راودھا کشن ہنتہ۔ ہماری دانست میں ہون کے جو طبعی یا دنیاوی فواید کا ذکر کیا گیا ہے وہ محض نمایشی اور جہلا کو انکے اعتراض کا جواب دینے کے لئے ہے اور ازقسم تقیہ ہے۔ جیسا کہ آریہ صاحبان سے جب یہہ اعتراض کیا گیا کہ ہون کرنے سے تم آتش پرستی کرتے ہو تو جواب یہہ ملا کہ نہیں اس سے تو ہوا صاف ہوتی ہو جاتی ہے اور تمام امراض کے بواعث دور ہو جاتے ہیں علاوہ ازیں۔ یہہ فایدہ تو فنائیل اور دیگر خوشبودار یا قاتل جاندار ادویہ کے جلانے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ گھر کو خوب اچھی طرح جھاڑ پونچ کر صاف رکھنا چاہیے۔ جب چاہے اور جیسے برتن میں چاہے بغیر کسی قسم کے منتر پڑھنے اور بغیر کسی قسم کی مذہبی رسم کے ادا کئے اور بغیر کسی قسم کے دینی فواید کی توقع کے کر سکتا ہے۔ جو اشخاص مثل انگریزوں یا دیگر متمول جنٹلمینوں کے جو بطور انگریزی رہتے ہیں اور ہر قسم کی صفائی کا لحاظ خصوصیت کے ساتھ رکھتے ہیں انکو ہون کرنے کی کوئی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔ اس پہلو سے ہون کرنا ایسی [illegible] کا ڈس انفکشن کرنا یا صفائی کی بڑی احتیاط [illegible]

باہر ہیں ہون کہ اُن سے کسی قسم کی فوقیت نہیں ہے۔ باقی رہا اس کا مذہبی پہلو اور مقصد اور اس کا فایدہ۔ وہ ایک ایک کرکے بالکل بے فایدہ اور قابل اعتراض ہے مثال کے طور پر لیلو جب ہون میں منتر پڑہے جاتے ہیں جنہیں اگنی کی توصیف یا اس سے درخواست ہر اور ہون کے وقت پرمیشور کا دھیان کیا جاتا ہے۔ ہون کرنے والا برہمن جونی میں پڑتا ہے وغیرہ۔ تو یہہ سب امور آتش پرستی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آتش کو خدا مانا جاتا ہے۔ اگر نہیں تو بغیر ہون کے کیا خدا کا دھیان نہیں کیا جا سکتا؟ کیا بغیر ہون کئے پرمیشور کا دھیان کرنے سے برہمن کی جونی پراپت نہیں ہو سکتی؟ کیا بغیر ہون کرنے کے پرمیشور کی استتی اور دھیان بھجن نہیں ہو سکتی؟ اگر نہیں ہو سکتی تو واقعی یہہ آتش پرستی ہے۔ اور اگر ہو سکتی ہے تو ہون کا عمل بے فایدہ ہے اگر ہون سے ثواب ہوتا ہے تو ہون نہ کرنے سے عذاب ہوگا۔ لیکن اگر ہم عیسائی یا مسلمان وہی دینی کلام یا منتر وغیرہ پڑہے اپنے گھروں میں کیا کریں تو کیا ہمکو ثواب نہیں مل سکتا؟ دوسری بات جو اس کے متعلق ہے وہ یہہ ہے کہ ہون کرنے سے ان جانوروں کا کفارہ ہو جاتا ہے جنکو ہمنے رسوئی خانہ میں یا کسی اور جگہہ بھول چوک سے مار ڈالا ہے۔ یہاں کفارہ کے معنی ہیں ایک جانور کے عوض میں جو مردہ ہو گیا ہے دوسرے جانوروں کا خون کرنا یا انکو مار ڈالنا ہے۔ اس صورت میں فایدہ تو نہوا بلکہ برعکس اس کے اور زیادہ خون ہوا۔ کیونکہ کچھ تو جانور نادیدہ دانستہ ہو گئے اور کچھ دیدہ دانستہ۔ کفارہ تو نہ ہوا۔ کفارہ تو تب ہوتا جب ہون کے ذریعہ سے جانوروں کو مارنے سے یہہ جانور بھی زندہ ہو جاتے اور وہ بھی جنکے لئے یہہ جانور مارے گئے تھے مگر یہہ تو نہ ہوا الٹا دیدہ دانستہ بھی خون ہوا اس لئے آریہ صاحبان ہون کرنے سے گناہ اور اُسکی سزا سے تو نہ چھوٹے بلکہ اور لینے کے دینے پڑ گئے۔ ایک بات جو اسمیں قابل غور ہے وہ یہہ ہے کہ اس مسئلہ سے دراصل کفارہ کی حس اور ضرورت فطرتاً اور ابدی طور پر مترشح ہوتی ہے۔ یہہ سایہ ہے مسیحی کفارہ کا۔ اور مسیحی کفارہ اس کا اصل ہے۔ جب آریہ صاحبان اس قسم کے ناممکل اور غیر مفید بلکہ مذہبی طور پر ضرر رسان کفارہ کے قایل اور عامل ہیں تو پھر مسیحی کفارہ پر کیوں اعتراض کرتے ہیں جو ہر پہلو سے مکمل اور بہت مفید ہے اس آریائی کفارہ میں ایک الٰہی۔ اعلیٰ ترین۔ نہایت ہی مکمل۔ لاثانی اور مفید ترین کفارہ کا امکان اور ضرورت بڑے زور کیساتھ محسوس ہوتی ہے۔ یہہ مسئلہ انکو مسیح تک لانے کے لئے ایک استاد ہے۔ یہہ مسئلہ قیامت کے وقت اُن کے خلاف اور مسیحی کفارہ کی تائید میں شہادت کا کام دیگا۔

مسیحی کارندون کے لئے ہدایتیں۔ ۵ پطرس کا تجربہ۔

جب کوئی شخص واقعی اپنی تعلیم کی کمی یا دلی یقین کے سبب سے جھجکتا ہے تو وہ اس قدر قابل الزام نہیں جسقدر کہ وہ قابل رحم ہے۔ لیکن اس کا تعصب بھی اس طرح توڑنا چاہئے۔ پطرس کا تجربہ ٹھیک اسی قسم کا ہے (اعمال ۱۰ باب)۔ پطرس یقین نہیں کر سکتا تھا کہ خدا کے قوانین کو توڑنا درست ہے۔ ابتک اُس کو یہہ معلوم نہ ہوا تھا کہ خدا کے ان سے اعلیٰ قانون بھی ہیں مسیح نے تو اپنے شاگردوں کو تعلیم دی تھی مگر وہ اس بات کو سمجھے نہیں تھے۔ مسیح نے تعلیم دی تھی کہ خدا کی محبت تمام دنیا کے لئے ہے اور ضروری ہے کہ میں اور بھیڑون کو بھی جو اسرائیل کے اس بھیڑخانے کی نہیں لاؤں۔ مسیح نے اصول بتلا دیئے تھے کہ اگر اعلیٰ قانون کی روح کی تابعداری کی ضرورت ہو تو پرانے قانون کی پیروی نہ کریں لیکن پطرس کو یہہ بات پسند نہیں آئی وہ عالمگیر تحریک کو تو قبول کرتا تھا مگر وہ خیال نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی شخص پہلے یہودی ہوئے بغیر بھی ہو سکتا ہے۔ یہی دقت تھی۔

افسوس ہے کہ آج کل بھی مسیح کے پیروان میں بھی خیال پھیل رہا ہے۔ لوگ اپنے ہم جنسوں کو مسیح کے پاس لانے سے جھجکتے رہتے ہیں تاوقتیکہ وہ پرسبٹیرین یا پٹسٹ یا اسکاپیل یا متھوڈسٹ کے دروازے سے کلیسیا میں داخل نہ ہولیں کئی شخص رومن کیتھلکوں کو خدا کے بندے نہیں سمجھتے اور اُن کے پروٹسٹنٹ ہونے پر زور دیتے ہیں۔ یہاں پر ہم مسیحی کلیسیا کی دلسوزی دیکھتے ہیں کوئی ذی ہوش انسان مسیح کا ہے کے طریقون اور مختلف خیالون کی نسبت لاپرواہی ظاہر نہیں کر سکتا لیکن دنیا کو اُس روح کی جو ہر جگہہ مسیحی ایمان اور خدمت کی ہر ایک علامت کو خوشی سے قبول کرلیتی اور مسیح کے مزاج کی پیاسی ہے ایسی ہی ضرورت ہے جیسا کہ کلیسیا کو ہے۔ جائے غور ہے کہ پطرس کے لئے اُس بڑی بوکھ کے سبب جو جانوں کے بچانے کی نسبت اسمیں تھی پرانے تعصبات سے تعلق توڑنا آسان ہو گیا۔ اس نے ایک شخص کی نسبت سنا جو مسیح کا بہت خواہشمند تھا۔ خدا کی رویا سے اس کا دل کشادہ ہو گیا اور اُس کا تعصب دور ہو گیا اور وہ چلا گیا اور اُس سے کیسے عمدہ نتیجے پیدا ہوئے۔

دعا۔ اے تو جو کسی کی طرفداری نہیں کرتا میری مدد کر کہ میں ایک بے غرضانہ روح کی قدر تیری مانند بھی ان سکون اور فضل کرکے میں کسی تعصب کو جو آدمیوں کی جانوں کے بچانے کی کوشش میں ارج ہو اپنے دل میں جگہ نہ دون۔

لفٹنٹ کرنیل ایچ پی۔ ایل۔ صاحب سی آئی ای کمشنر قسمت ملتان کو ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء سے ۲ ماہ و ۱۲ یوم کی رعایتی رخصت عطا ہوئی۔ لفٹنٹ کرنیل سی۔ جی پارسنز صاحب انکو سبکدوش کرینگے۔



ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا لیکچر مرزا صاحب کی تردید میں۔

(بیس سال تک مرزائی رہنے کے بعد)

بتاریخ ۱۸ رجون ۱۹۰۶ء بوقت ۵ بجے شام محمدن ہال لاہور میں مطابق اشتہار ایک بڑا بھاری جلسہ بصدارت مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور منعقد ہوا (۱) مولوی محبوب عالم صاحب صدر جلسہ نے پہلے ایک مختصر اور متین تقریر میں ڈاکٹر صاحب کو انٹروڈیوس کیا۔ اور بعدہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم بی نے جو بیس برس تک مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید رہ چکے تھے۔ اپنا لیکچر شروع کیا۔ جس کا نہایت مختصر خلاصہ حسب ذیل ہے ان کے مضمون کا عنوان یہہ تھا کہ میں نے مرزا صاحب کی کیوں مخالفت کی" جسکو آپنے نہایت عمدگی سے اور لیاقت وقابلیت حاضرین کے سامنے بیان کیا۔ اول آپنے بیان کیا کہ میں خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں بڑا شکر کرتا ہوں کہ اُسنے مجھکو اس دام تزویر یعنے قادیانی کی بیعت سے لمبی مدت کے بعد رہائی دی۔ آپ نے قادیانی مشن کی خوب قلعی کھولی اور سب پول ظاہر کیا۔ اور ساتھ ہی یہہ بھی بیان کیا کہ جواب میرا خیال ہے اُسی خیال کے آدمی ہزار کی جماعت میں اس وقت ۔۹ فیصدی موجود ہیں۔ آپنے نہایت مدلل طور پر ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب نے براہین کا ہزاروں روپیہ چندہ اور سراج منیر کا چودہ سو روپیہ فنڈ منارہ کا چندہ دس ہزار سے زیادہ بہشتی مقبرہ وغیرہ وغیرہ کا چندہ وصول کیا جس کا کوئی حساب نہیں رکھا۔ سب خورد برد کیا۔ اور اپنی شکم پروری میں خوب عیش کئے۔ بلکہ یہہ بھی ظاہر کیا کہ میں نے بھی تین ہزار نقد نذر کیا ہے اور چھ ہزار کتابوں پر خرچ کیا ہے جو اُن کی تائید میں چھپوائی ہیں غرض ہمیشہ ۲۰ روپیہ ماہوار چندہ دیتا تھا۔ اور بہت سے مواقع پر علیحدہ چندہ دیتا تھا۔ جس کا نتیجہ یہہ نکلا کہ جب میں نے چند تجاویز اُن کی اصلاح عقاید وغیرہ کے متعلق پیش کیں تو مجھے جماعت سے خارج کر دیا۔

میں نے آجتک مخالف فریق کی کوئی کتاب مرزا صاحب کے جواب میں نہ دیکھی تھی۔ جناب الہی بخش صاحب اکونٹنٹ کی کتاب اب منگا کر دیکھی تو میری آنکھیں کھلیں اور معلوم کیا کہ واقعی مرزا بالکل پاگل ہے۔ اور جبکہ میں نے متواتر خطوط مرزا کو لکھے کہ مجھکو قرآن شریف اور احادیث نبویہ کے مطابق قایل کرو تو یہہ دھمکی مجھکو دی گئی اور اُس کے متعلق ایک الہام شایع ہوا کہ فرشتوں کی کھینچی ہوئی "تلوار تیرے سامنے ہے۔" وغیرہ وغیرہ بہت سے مضامین مرزائی عقاید اور انکی مشن کی تردید کے متعلق بیان کئے سب سے اخیر میں مرزا کی مشہور پیشین گوئیوں پر بڑی متانت اور معقولیت سے نکتہ چینی کی۔

اول پیشگوئی کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا اگر اس حمل سے نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے نزدیک ہے ضرور ہوگا۔ مگر لڑکی پیدا ہوئی۔ دوسرے لڑکے کی نسبت پیشینگوئی کی کہ وہ دنیا کا رستگار ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ گویا وہ خدا ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن وہ الہامی لڑکا ڈیڑھ سال کی عمر میں مرگیا۔ اور یہہ بھی بیان کیا کہ مرزا کا الہام یہہ ہے کہ خدا مجھ سے ہے اور میں خدا سے ہوں۔ اگر خدا مجھے نہ پیدا کرتا تو آسمان زمین کچھ نہ پیدا کرتا۔

منکوحہ آسمانی کے متعلق جو پیشین گوئی تھی اس کی نسبت فرمایا کہ اگر میرے ساتھ نکاح نہ کیا تو جس کے ساتھ اُس کا نکاح کیا جاویگا۔ وہ مرجاویگا۔ کیونکہ میرا نکاح خدا نے آسمان پر باندھ دیا ہے۔ حالانکہ ۱۶ برس ہو چکے ہیں کہ وہ مرزا سلطان محمد کے نکاح میں ہے۔ اس مدت میں دس گیارہ بچے پیدا ہو چکے ہیں جن میں سے چند فوت ہو گئے ہیں۔ مگر مرزا ابھی تک امید رکھے بیٹھے ہیں عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق بھی بیان کیا۔ اور اس کو نہایت وضاحت سے جھوٹا ثابت کیا۔ ایک اور مرزا کی عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کیا اور نہایت وضاحت سے بیان کیا جسپر مرزا کا بڑا بھاری گھمنڈ ہے کہ یہہ ضرور سچی ہوگی وہ پیشگوئی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ ابوالحسین صاحب تبتی اور ملا محمد بخش رقیب مرزا کے متعلق ہے جس کی میعاد ۱۳ ماہ رکھی گئی تھی۔ آخر کار یہہ پیشگوئی بھی جھوٹی نکلی۔ مرزا نے میعاد گذرنے پر علماء سے ایک فتوے طلب کیا کہ مہدی کا منکر کافر ہو سکتا ہے یا نہیں علماء نے کہا کہ ہاں مرزا لگا بغلیں بجانے کہ مولوی محمد حسین کی ذلت ہوگئی۔ اور تبتی اور ملا محمد بخش اُس کی ذیل میں آگئے پھر ایک فہرست پڑھکر سنائی جو کسی کا عنوان تھی کہ مرزا کہتا ہے کہ ملا محمد بخش نے میری مخالفت چھوڑ دی۔ یہہ بھی اُنکی بڑی بھاری ذلت ہے پھر اُن سلسلہ وار اشتہارات کا حوالہ دیا۔ جو ملا محمد بخش نے پیشگوئی کی میعاد کے اندر مرزا کی مخالفت میں نکالے تھے۔ جو رسالہ مولوی ثناءاللہ متعلق الہامات مرزا میں چھپے ہوئے موجود ہیں وغیرہ غرضیکہ مرزا کی مشن کی متانت سے قلعی کھولی ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کی تہذیب کا نمونہ دکھلانے کے لئے ایک فہرست ردیف وار ان گندی و غیر مہذب گالیوں کی سنائی جو مرزا جی نے علماء کو دی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے وہ القا اور الہامات بھی بیان کئے جنمیں سے ایک الہام یہہ بھی سنایا کہ مجھ سے خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے ہاتھ سے دجالی فتنہ پاش پاش کیا جاویگا۔ خلاصہ یہہ کہ میں مرزا قادیانی کو مسیح الدجال سمجھتا ہوں جسپر مجھکو خداوند کریم نے بھی مطلع کیا ہے اور میں اس فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں جیسا کہ ہر نماز میں ہر مسلمان کو چاہئے کہ اعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال کہے

آخیر پر مولوی محبوب عالم صاحب صدر جلسہ نے مختصر تقریر میں لیکچرار صاحب کا شکریہ ادا کرکے دعا کی کہ خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو فتنۂ شر سے محفوظ رکھے اور آمین

اتفاق اور اتحاد پیدا کرے۔ اور بتلایا کہ ڈاکٹر صاحب کا ارادہ ہے کہ جو تفسیر القرآن انہوں نے انگریزی اردو میں لکھی ہے۔ اُس میں سے بہت جلد عقائد مرزائی حذف کر کے اسکی اصلاح کر دینگے۔ (منقول از پیسہ اخبار لاہور)

مراسلات

خوفناک مباحثہ

(سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ پرچہ)

(۲) ایک بیوی کی قید صرف نگہبان اور بزرگ کے لئے لگائی ہے۔ ہم پھر جان کیون صاحب سے نقل کرتے ہیں اس آیت کی ایک ہی سچی تشریح وہ ہے جو کری ساشٹم نے کی ہے کہ وہ (یعنی پولس رسول) کثرۃ الازدواجی کو جو اسوقت یہودیوں میں جائز سمجھی جاتی تھی صاف طور پر بشپ (اسقف یا بزرگ) کے لئے بُری ٹھہراتا ہے۔* آگے چل کر وہ اس بات کا ذکر کرنے کے بعد کہ یہہ قانون نہ صرف اس زمانہ کے لئے تھا کہ وہ خادم دین جو ایک بیوی رکھتا ہے اپنی پہلی بیوی کی زندگی میں دوسری یا تیسری سے شادی نہ کرے بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہے بیان کرتا ہے لیکن وہ (رسول پولس) کسی حد تک دوسروں کے بیچ اس کی برداشت کر سکتا تھا جو بشپ کے لئے حد درجہ کی بُری ہو اور پھر یہہ کہ مگر پولس ہر ایک کو جو ایسی قبیح رسم کا مرتکب ہو بشپ کے عہدہ سے خارج کر دیتا ہے چنانچہ وہ کام جو ایک وقت ہو چکا اور جسکی اصلاح دشوار ہے وہ خوشی سے اس کی برداشت کرتا ہے لیکن صرف عوام کے درمیان۔ کیونکہ اُن کا کیا علاج اور تدارک کیا جائے جو یہودی مذہب کے تحت میں آکر کثرۃ الازدواجی کے دام میں پھنس چکے ہیں؟ کیا وہ اپنی دوسری اور تیسری بیویوں کو طلاق دیدیں؟ ایسا طلاق ضرور برائی اور نقصان کے لوث سے آزاد نہ ہوتا پس چونکہ ایک کام جو ہو چکا اور اب مٹایا نہیں جا سکتا وہ اسکو بغیر چھوئے رہنے دیتا ہے لیکن اس استثناء کے ساتھ کہ کوئی بشپ اپنے تئیں اس داغ سے آلودہ نہ کرے۔"

* "وہ (پولس رسول) بشپ کے لئے ایک ہی وقت میں دو جوروں کے رکھنے کو بُرا ٹھہراتا ہے" (کری ساشٹم)۔

(۳) قدیم کلیسیا ایسے اشخاص کو بپتسمہ سے نہیں روکتی تھی اسکی تائید میں ہم البرٹ بارنس صاحب سے اقتباس کرتے ہیں۔ "اگرچہ انجیل کا ایک مقصد رشتہ ازدواج کو اسکی قدیم صورت میں بحال کرنا تھا تو بھی ہر ایک شخص سے جو کلیسیا میں شامل ہوتا تھا اسکی نسبت یہہ سراسر ضروری نہیں سمجھا گیا کہ وہ اپنی بیویوں کو طلاق دے لیکن انجیل کی خدمت کرنے والے کے لئے یہہ مناسب خیال کیا گیا کہ وہ صرف ایک ہی بیوی رکھے"۔

اب آخر میں ہمیں صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ کوئی صاحب ہماری اس تحریر سے یہہ نتیجہ نہ نکالے کہ ہم کثرۃ الازدواجی کے مؤید ہیں اور مسیحی مذہب میں اُس کے رواج کو پسند کرتے ہیں۔ ہم تو اس بات کو مسیحیت میں ایک منٹ کے لئے گوارہ نہیں کرتے چونکہ اصل سوال نے یہہ صورت اختیار کی ہمیں بھی اس پر کچھ عرض کرنا پڑا۔ وجہ اس کی یہہ کہ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی شخص خداوند مسیح کی نجات کے فیض سے فیضیاب نہ ہو محصول لینے والوں اور گنہ گاروں کا دوست سب کا خدا کا راور بچانے ہارا ہے۔ انجیل کسی کو اپنی برکتوں سے خارج نہیں کرتی اور خارج کرے گی کیوں بھلے چنگوں کو حکیم درکار نہیں بلکہ بیماروں کو انجیل گنہگاروں کو ڈھونڈھتی ہے نہ راستبازوں کو۔ اگر متعدد ازواج والے راستباز ہوتے تو انجیل اُن کے لئے نہ ہوتی مگر وہ بھی ہماری طرح گنہگار اور مسیح کے محتاج ہیں۔ ماسوائے اس کے ہم اوپر دکھا چکے کہ قدیم مسیحی ایسے آدمیوں کو انجیل کی نعمتوں سے محروم نہیں رکھتے بلکہ اُن کو اپنے میں ملا لیتے تھے کیا ہم نہ ملائیں۔ ضرور ملائیں۔ والسلام

راقم

یوحنا خان۔ از شہر شہجہانپور

خدا اپنے مطالبوں کی تکمیل کی انتظاری کرتا ہے

خدا کی آواز سنو

اُس نے انصاف کا انتظار کیا۔

وہ راستبازی کا منتظر رہا۔

اور اب جو میں نے اُس کے انگوروں کا انتظار کیا۔

یسعیاہ ۵: ۷ دوم آیت۔ میں ایک ماں کو بچے کی جوانی میں انتظاری کرتی دیکھ رہا ہوں بہت مائیں اپنے منتظروں کو پا لیتی ہیں۔

میں ایک استاد کو شاگرد کی لیاقت کا انتظار کرتا دیکھ رہا ہوں بہت استاد اپنے مطلب و مدعا کو پا لیتے ہیں۔

بہت سے گلستان اور بوستان کے مالکوں کو میں باغ کے پھلوں کی انتظاری میں پاتا ہوں وہ اپنے مرادوں سے دامن بھر لیتے ہیں۔

میں ہر ایک زمیندار کو فصل کے انتظار میں رات دن اختر شماری کرتا پاتا ہوں وہ بھی کسی نہ کسی وقت زمین کے پھلوں سے انبار خانے بھر لیتے ہیں وقت پر انکی امیدوں سے زیادہ حاصل جمع کر لیتے ہیں۔

لیکن ہم اگر لڑکے ہیں تو ایسے کہ جنکا باپ روحانی زندگی میں ہمکو کبھی جوان نہیں پاتا ہے۔

اور ہم اگر شاگرد ہیں تو ایسے جنکے استاد کی امید روحانی

زندگی اور راستبازی اور صداقت کی قابلیت میں کبھی بڑھانی اور جس کے انتظاری کی آنکھ نے ہم میں کبھی قابلیت کو نہ دیکھا۔

اور اگر ہم الہی عدن کے پھلدار درخت ہیں تو ایسے درخت جن کے مالک نے آجتک کبھی اچھا پھل ہماری زندگی کی شاخوں پر نہ پایا اور جس کی انتظاری کی آنکھ آجتک انتظار کر رہی ہے۔

اور اگر ہم زمین ہیں تو ایسی زمین کہ جس سے سالہا سال سے ایک مشت بھر اناج پیدا نہ ہوا۔ جو بیج بویا گیا ابتک نہ اگا اور انگور ابتک نہ نکلا۔ جو بیج بویا گیا ہمارے دلوں میں آتا ہے جلتا گیا۔ جو بیج بویا گیا اگر اگا تو اس کے عین برعکس کی تولید ہوتی رہی۔ خدا ابتک منتظر ہے وہ اب تک انتظار کرتا ہے۔ اے لوگو تمہاری مروت کہاں گئی اور تمہاری قوا روحانی کو کس نے جلا دیا۔ کس نے تمہارے دلوں کی زمین پر گناہ اور ناپاکی کا ٹھپہ لگایا کہ تمہاری سرشت پر توبہ اور ایمان اور مسیح کی محبت اور سچائی اور صداقت کا بیج نہیں اگتا ہے اور خدا کی محبت صبر کا کچھ اثر تک نہیں ہوتا ہے۔ اور کس نے ہماری زندگی کی جڑوں میں آری چلا دی کہ ہماری زندگی کے درخت میں پھول اور پھل پیدا نہیں ہوتا ہے دیکھو خدا محبت سے بھرا ہوا صابر ہو کر ابتک ہمارے عمدہ انگوروں کی انتظاری کرتا ہے ہم میں سے کون ہے جو ایسے پر محبت باپ کی اطاعت میں آپ کو سونپ دیتا ہے۔ ہم میں کون ہے جو ایسے صابر خدا کی خدمت میں کھڑا ہوتا اور اس کے مطالبوں کے موافق ہر ایک امر میں کمال حاصل کرنا چاہتا ہے؟ ہم تم خواہ اس کی انتظاری کریں یا نہ کریں خدا انتظاری کر رہا ہے۔ ہاں وہ ہماری زندگی کے پھلوں کا منتظر ہے۔ ہم میں کون پاک ہدیے اور تحفے پیلے اس کی نذر کریگا؟ خدا ہر ایک سے انتظار کرتا ہے۔

راقم۔ غلام مسیح از دہرہ دون

خبط قادیانی

(سلسلہ کیلئے دیکھو گذشتہ اشاعت سے آگے)

اب ہم ان کے پیشکردہ چشمۂ مسیحی کو تحقیق کی عینک سے دیکھتے اور اس کا صدق و کذب بطور نمونہ مختصراً شائقین صداقت آئیں کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ تاکہ ان کے اصلی معترض صاحب (جنکی چٹھی کا مرزا جی نے جواب دیا ہے) مزید غور فرما سکیں۔ اور باقی حق جو صاحب بھی (جو [illegible] مسیح صاحب کی بالغ تحقیقات اور زور قلم سے مستفید ہو چکے ہونگے) دھوکا نہ کھا سکیں [illegible]

مخفی نہ رہے کہ حضرت مرزا صاحب اپنے اس چشمے میں اپنے مخاطب کو ابتداً بایں الفاظ خطاب فرماتے ہیں "میں نے آپکا خط بڑے افسوس سے پڑھا جس کو آپ نے ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام نام پڑھنے کے بعد لکھا ہے مجھے تعجب ہے کہ وہ قوم جنکا خدا مردہ۔ جنکا مذہب مردہ۔ جنکی کتاب مردہ اور جو روحانی آنکھ کے نہ ہونے سے خود مردے ہیں۔ انکی دروغ اور بیجا افترا باتوں سے آپ تردد میں پڑگئے۔ وغیرہ وغیرہ

حضرات ناظرین۔ یہ اس الہامی نبی کی دعوائے ہے جو اسی رسالہ کے صفحہ ۳۲ پر سے آپ کو بنی نوع انسان کا سچا ہمدرد خیرخواہ اور محب صادق ظاہر کرتا ہے۔ اور خصوصاً منصب نبوت کا (جس کا کہ وہ مدعی ہے) خاصہ یہی بتلاتا ہے کہ نبی لوگ بسبب اپنی کمالیت کے محبت بشری میں سے کامل اور مکمل ہوتے ہیں) ابتدائی اور تمہیدی بکواس ہے؟ شاید وہ بھول گیا ہے نعوذ باللہ جس خدا کو وہ مردہ بتلا رہا ہے۔ وہ بقول قرآن اس کا اپنا خدا ہے۔ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ ترجمہ اور معبود ہمارا اور معبود تمہارا ایک ہی اور ہم واسطے اس کے مطیع ہیں (ملاحظہ ہو سورۂ عنکبوت رکوع ۵ و آیت ۴۶۔ سورۂ کہف رکوع ۱۲۔ آیت ۱۰۲ وغیرہ وغیرہ)

پس یہ تو صاف ثابت ہو کہ مرزا جی اپنی اس دلفشانی سے قرآن کی علانیہ اور صریح تکذیب فرماتے ہیں۔ اور معاذ اللہ جس خدا کو اور جس مذہب کو آپ مردہ بتلاتے ہیں وہی ان کے مذہب کو انکی کتاب کو ان کے دعوے کو مردہ بلکہ مردود بناتا چلا جا رہا ہے۔ اور آئے دن ہزاروں فریب خوردہ۔ اور مجبور مومن۔ محمدی اسلام اور جبریہ دین سے منہ موڑ کر اس حقیقی آفتاب صداقت کے ظل حمایت میں چلے آتے ہیں۔ جو نجات ابدی کا اصلی اور واقعی سرچشمہ ہے اور انشاءاللہ وہ دن دور نہیں جبکہ سب کے سب اس زندۂ جاوید کے سایۂ رحمت میں آکر سعادت دارین کو حاصل کرنے کے قابل بن جائینگے۔ آمین

حضرت الہامی صاحب۔ آپنے تو بقول ایڈیٹر صاحب اخبار شبھ چنتک دروغگوئی اور افترا پردازی کا ٹھیکہ الہامی [illegible] سے حاصل کر رکھا ہے۔ پھر بھلا آپ دوسروں کو کیوں نہ مفتری اور دروغگو سمجھیں گے۔ جبکہ ایک مسلمہ مثل ہے کہ چور کو چور اور شاہد کو شاہد ہی ہر طرف نظر آتا ہے۔ تو اس دلفشانی کی آپکی اصلیت اور بھی صفائی سے واضح ہو رہی ہے۔ اور آپکی سیاہ دلی آپ کے روئے مبارک سے زیادہ آپکی کلام الہام التیام سے نمایاں ہے۔ ہر چند ہم لوگوں کی دلی خواہش ہے کہ آپ الوصیت کے مشتہری کے بعد تو اپنے الہامانہ دعووں اور مفتریانہ تحریروں سے باز آ[illegible] لیکن بقول قرآن

"فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا" رضائے الہی کا پورا ہونا ضروری ہے۔

پس آپ جو کچھ لکھیں۔ تھوڑا ہے اور جسقدر سوختہ دل کے پھپھولے پھوڑیں۔ بجا ہے۔

آپ کو صریح نظر آ رہا ہے کہ جہنم منہ کھولے ہوئے آپ کے نگلنے کو تیار ہے۔ جبھی تو آپ جہنمیوں کے ہی درجے قرار دیتے اور بالاخر ان کی مغفرت کی امید کئے بیٹھے ہیں اور آپکی دلی آرزو ہے کہ جس طرح آپ اس چند روزہ

اور نابانیہ اور دنیا میں ہر طرح کے مکر و فریب اور دروغگوئی سے بنی قادیانی اور اسی ضمن میں رئیس قادیان بنے بیٹھے ہیں۔ اسی طرح جہنم میں بھی آپ جہنمیوں کے چشم و ابرو سرتاج بنے جاویں۔ اس لئے آپ ایسے ایسے تکفیر آمیز جوابات اور بیجے اور زندہ خدا کی نسبت معاذ اللہ مردہ ہونے کے خیالات بلاشبہ آپکو اسی رتبہ کے سزاوار بنا رہے ہیں اور ہم بھی آپکی اس خواہش کے دل و صدق دل سے حامی نہیں مؤید ہیں۔ کیونکہ یہہ مسلمہ امر ہے کہ زندہ خدا کی نسبت ایسے کافرانہ عقاید کی تعلیم دیتے ہوئے۔ اور خدا کی کتاب اول پر جسکو آپکا قرآن بھی بالاستیعاد۔ مصدقہ الہامی اور آپکے پیرؤوں کو اہل الکتب قرار دے چکا ہے) المسروقہ ہونیکا بے دلیل۔ اور افترا آمیز الزام لگاتے ہوئے آپ ضرور ہی اس رتبہ اعلےٰ کو حاصل کر سکیں گے۔ اور اس سے بہتر آپکی ہی خواہش کی تکمیل کے لئے بادی النظر میں کوئی تدبیر ہو ہی نہیں سکتی۔ اجی حضرت مرزا صاحب جس فاضل یہودی نے بقول جناب والا۔ انجیل کی نسبت المسروقہ ہونے کے بارے میں ایسی "بلیغ تحقیقات" کی تھی۔ اسکا نام تو تحریر فرما دیا ہوتا۔ یا اسکی کتاب کا نام اور مقام اطلاع کا پتہ ہی رقم فرما دیتے۔ تاکہ طالبان حق خود منگا کر ملاحظہ کر سکتے اور راست دروغ میں تمیز کرنے کے قابل ہوتے لیکن یہہ سب کچھہ ہوتا تو جبھی ممکن تھا جبکہ در اصل آپکے اس دعوے لایعنی کی کچھہ بنیاد بھی ہوتی۔ آپ نے تو واقعی جھوٹ کی حد کر دی۔ اور یورپ کے محققوں کا نام "مفیدہ صدر" فاضل یہودی کے رسم گرامی پر ایزاد فرما کر اپنے قول کو بخیال خود ایسا مستحکم بنا دیا گویا اب اسکا کوئی جواب ہونا ممکن بھی نہیں لیکن یہہ تو خیال فرمالیا ہوتا کہ جس حالتمیں یورپ کے اعلےٰ سے اعلےٰ فلاسفر اور چیدہ سے چیدہ محقق اور عالم و فاضل اصحاب خداوند مسیح یسوع (روحی فداہ) کو بہ خلوص قلب اپنا منجی حقیقی قبول کرتے اور سچے دل سے اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خداوند مسیح کا مبارک خون ہمکو ہر قسم کی آلودگی معصیت و نجاست سے پاک و صاف کرتا ہے۔ اور اُس آدم ثانی نے بکمال محبت نوع بشری اپنی پاک قربانی سے ہم گنہگاروں کا کامل فدیہ ادا کر کے ہمیں ابدی موت کے پنجے سے دائمی نجات بخشدی ہے تو پھر بھلا ایسے عام مشاہدہ اور صریح واقعہ کے موجودگی میں آپکا یہہ دعوی بے دلیل کیا آپکے لئے سزا یا باعث تذلیل نہیں ہے اور کیا آپکو معلوم نہیں کہ اگر بقول جناب یورپ کے محقق بھی سے اس طرف متوجہ ہو گئے ہوتے"۔ تو آپکا الہامی دوست آپکو اسی الہام سے اب تک محروم رکھتا کہ یورپ کے محقق عنقریب تجھہ پر ایمان لے آئیں گے۔ اور کیا قرآن شریف میں لعنت اللہ علی الکاذبین "ایسے ہی مواقع کے لئے وارد نہیں ہوا۔ شرم تو نہ آئی ہوگی؟ (باقی آئندہ)

وید دہریت پھیلانیوالا ہے

بابو جگدمبا پرشاد المعروف بابو عبد العزیز صاحب کو واضح ہو کہ میں نے اعتراض صرف آریوں پر ہی کیا اسی لئے دیانندی ترجمہ پیش کیا گیا ہے سناتن دھرمی ہماری بحث سے خارج ہیں۔

(۲) وید منتر سے گو یہہ نہیں نکلتا مگر تو بھی دیانندی کلام سے جو آریوں کے نزدیک حجت ہے مصرح ہے اس لئے میرا الزام صحیح ہے۔

(۳) چونکہ ویدوں کو آریہ لوگ بڑے زور سے مانتے ہیں گو ہمارے نزدیک معنے غلط ہی کریں اور صرف دیانند کو ہی ایک ماہر وید بتلاتے ہیں اور یہہ بھی مانتے ہیں کہ دیانند نے جو کچھہ لکھا عین وید کے مطابق لکھا ہے اس لئے بھی میرا اعتراض ویدوں پر صحیح ہے۔

(۴) میں ایڈیٹر آریہ مسافر جالندھر کو واضح کرتا ہوں کہ اس سوال کے جواب میں خصوصیت سے قلم اٹھاوے کیونکہ اس کے اخبار میں عیسائی مذہب پر خصوصیت سے لکھا جاتا ہے اگر کوئی آریہ جواب نہ دیوے تو ویدوں پر الزام ثابت ہو جائیگا جس پرچہ میں جواب دیا جاوے وہ میری طرف روانہ کیا جاوے۔

لالہ چھدامی لعل کا ترک لحم

۸ اپریل کے مسافر میں رسالہ ترک لحم شایع ہوا جس کے مصنف کوئی چھدامی لعل قمر ہیں معلوم ہوتا ہے کہ نمبر لگا صاحب ابھی تھوڑے دنوں سے کسی مدرسہ میں تعلیم پا کر مذہبی دنیا میں رونق افروز ہوئے ہیں اسی واسطے آپ صاحب کے بچوں کے سے خیال پائے جاتے ہیں گو میں اسکو اس لائق نہیں سمجھتا کہ اس پر کچھہ لکھا جاوے لیکن اس لحاظ سے کہ آئندہ کو جناب ایسے لچر مضمونوں کے لکھنے سے اپنے قلم کو روکیں انکی غلطیوں کو ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جناب لالہ صاحب آپ کو کس نے کہا دودہ انسان کے واسطے مفید نہیں جو آپنے خواہ نخواہ آٹھہ کالم اخبار کے سیاہ کر دیئے جناب من ایک چیز کے مقوی ہونے سے دوسری چیز کی ضرورت زایل نہیں ہوتی میں حیران ہوں کہ ادھر ادھر سے حوالے نقل کرنیکی تکلیف آپ نے کیوں گوارہ کی اگر آپ صرف اتنا ہی لکھہ دیتے کہ دودہ مقوی ہے تو کوئی آدمی اس سے انکار نہیں کر سکتا میں حیران ہوں کہ شروع میں آپنے دعوی تو یہہ کیا کہ طب یونانی کی رو سے بھی دودہ کا درجہ گوشت سے بڑھا ہوا ہے اور اسی کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے بہت سے حوالے نقل کئے مگر افسوس کہ ثابت نکر سکے قمر صاحب پر میشور کو حاضر ناظر جانکر کہنا کہ کس کتاب سے یہہ دعوا آپ نے ثابت کیا یا یونہی ناظرین کی سمع خراشی کی ہے میں نے تو آپ کے پیش کردہ حوالجات کو غور سے پڑھا مجھے ایک لفظ بھی آپکے دعوے کی تائید میں نہ ملا

افسوس اس غلط دعوے کرنے پر۔

اب میں آپکو صرف ایک حوالہ دیکھنے کی طرف مائل کرتا ہوں اوسی مخزن الادویہ جلد دوئم صفحہ ۲۴ میں صاف لکھا کہ گوشت دودھ سے زیادہ طبیعت انسانی کے مطابق ہے۔

اب میں آپ سے رخصت ہوں امید ہو کہ آئندہ ایسے فضول مضامین سے ناظرین کی تضیع اوقات نہ کرینگے ہان البتہ اگر کوئی مدلل مضمون ہو تو لائیے پیش کیجئے اُسپر غور کیجاویگی میں افسوس کرتا ہون کہ آجتک کسی آریہ نے نورافشان کے اعتراضوں کے جواب دینے کی کوشش نہیں کی جس سے آریہ سماج کی کمزوری پائی جاتی

رحمت مسیح - از شاہ کوٹ

مسافر آگرہ کو ایک کھلی چٹھی

ایڈیٹر مسافر آگرہ کو تسلیم

آپ کے جو ایک عیسائی سب انسپکٹر پولیس بغرض شدھی آیا ہوا ہے مہربانی فرماکر مجھکو اُس کا پورا پتہ سکونت وغیرہ سے اطلاع بخشیں اور اگر یہہ نہ ہو سکے تو یہہ ضرور ہونا چاہئے کہ جن تعلیمات کے لئے وہ عیسائی مذہب کو چھوڑنا چاہتے وہ ظاہر کردیں تاکہ عیسائی مذہب کی جن کمزوریوں سے وہ واقف ہیں عام پبلک کو اطلاع ہو جاوے اور اگر ہو سکیگا تو ہم بھی کوشش کرینگے کہ انکی مدد کرکے اُن نقائص کو دور کردینگے ہان اگر کوئی اور وجہ ہو تو البتہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

راقم

رحمت مسیح - از شاہ کوٹ

چینی لونڈی

تاریکی میں

جنازے کے ایک دو روز بعد جبکہ ہوا ابھی واپس نہیں آیا تھا سوچیم اُس کے پوتے اور لنگ سوچگان میں بڑ کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹوٹی ہوئی دیوار کسی قدر مرمت کی گئی تھی اور شیروں کا کوئی خطرہ نہیں تھا اور سب کے سب چھوٹی غمزدہ لڑکی کو تسلی دینے اور بہلانے کی کوشش کر رہے تھے۔ لنگ تسو کے لئے اپنی ننھی ماں کو بھولنا مشکل تھا اور جب وہ ہوسو کا ذکر کرتی تھی تو آنسو ٹپ ٹپ آنکھوں سے نکل پڑتے تھے۔

لڑکی نے سوچیم سے کہا "آپ مجھے یہہ تو بتلادیں کہ کیا میں کبھی اپنی ننی ماں کو پھر دیکھوں گی"۔ اگرچہ وہ اپنی حقیقی ماں کو بہت کچھ بھول گئی تھی اور اُس کا ذکر نہیں کرتی تھی تو بھی ہوسو کو "ننی ماں" کہکر پکارا کرتی تھی۔

بڑھیا نے کہا "میں نہیں جانتی شاید تم اس کو پھر دیکھو بہت سے ایسے امور ہیں کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ انکا وقوع کس طرح ہوگا"۔

مجھے اس کے دیکھنے کا بہت شوق ہے۔ انہوں نے کیوں اسکو دفن کردیا۔ اگر وہ اس کو زمین میں نہ رکھدیتے تو شاید وہ پھر زندہ ہو جاتی اور میری ماں بنی رہتی۔ کیا میں اسکو پھر دیکھوں گی" چھوٹی لڑکی نے پوچھا۔ "کیا لوگ کبھی زندہ ہوکر قبر سے باہر آجاتے ہیں"

"نہیں وہ خاک میں مل کر خاک ہو جاتے ہیں ہڈ جسم کا انجام یہی ہے۔ لیکن ہوسو دفن نہیں کی گئی محض اس کا بدن یعنے اُس کی جان کے کپڑے دفن کے گئے ہیں اُس کی روح زندہ ہے وہ نہیں مرتی"۔

لنگ سو نے دریافت کیا "اسکی روح کہاں ہے جبکہ وہ مرگئی تو اس کا کیا حال ہوا ہوگا"

سوچیم نے جواب دیا "وہ عالم الارواح کی تاریکی میں چلی گئی اور وہاں رہتی ہے"۔

کھیاؤ نے کہا "دادی! پھر یہان لے کیون قبر پر اس کی روح کی پرستش کی تھی اور کس لئے لوگ اس کی قبر سے ایک تختی لے آئے۔ اور ہو کے گھر میں رکھدیا اور کہا کہ اس کی روح اس تختی میں ہے"

اُس نے کہا "ہے۔ پیارے نورچشم میں بتلا نہیں سکتی کہ کسطرح ہے۔ ہم میں سے کوئی پورے طور سے روحوں کی نسبت نہیں جانتا۔ ہمکو خود معلوم نہیں کہ ہم کہاں ہیں تو پھر کتنا زیادہ ہم جو محض جسمانی آنکھوں سے دیکھتے ہیں انکی نسبت لاعلم رہ سکتے ہیں اس زندگی میں ہم میں سے ہر ایک کی ایک سے زیادہ روحیں ہوتی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ ٹھیک تعداد کتنی ہے۔ جبکہ میں جسم مرتا ہو تو ایک روح تاریکی میں اندر چلی جاتی ہے۔ دوسری بدن کے پاس رہتی ہے۔ شاید اسکی نگہبانی کرتی ہوگی اور جب وہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر پر رہتی ہے اور تیسری تختی میں آجاتی ہے۔ اس طرح سے میرا خیال ہے کہ ہمارے اندر تین روحیں ہوتی ہیں۔ ایک روحانی دنیا کو جانے کے لئے۔ دوسری قبر پر ٹھہرنے کے لئے اور تیسری تختی میں داخل ہونے کے لئے"۔

کھیاؤ نے کہا "اگر کوئی تختی بناکر قبر پر نہ لے جائے تو کیا ہو"۔

دادی نے جواب دیا "میں نہیں جانتی شاید وہ روح کسی اور جسم میں جنم لے لیتی ہے"۔

لڑکے نے پوچھا "دادی جی۔ کیا یہہ سچ ہے کہ روحیں بار بار جنم لیتی ہیں اور یہہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا جیسا کہ پتھر جو پہاڑ کی ایسی کھڈ میں لڑھکا دیا جاوے جسکی تھاہ نہ ہو"۔

"ہم کو ایسا ہی سکھلایا گیا ہے"۔

کھیاؤ نے کہا "میں حیران ہون کہ پچھلے جنم میں میرا

کیا نام تھا؟ اور میں کسکا بیٹا تھا؟ اور کہاں رہتا تھا؟ میں سب کچھ بھول گیا ہوں۔ دوسرے جنم میں کیسا لڑکا ہونگا اور کہاں رہونگا؟ لنگ سو اکیا یہ عجیب نہ ہوگا کہ اس وقت میں اپنے چچا کا بیٹا ہوں۔ اس وقت میں اس کو چچا کہوں یا باپ"۔

کھیاؤ کے چھوٹے بھائی نیاؤ نے کہا "ممکن ہے کہ تمہاری پیدائش ہو کے گھر میں ہو"!

کھیاؤ نے کہا "چپ رہو۔ میں ہو کا بیٹا کبھی نہ ہونگا اس سے بہتر ہوکہ میں پیدا ہی نہ ہوں"۔

کھیاؤ کی سب سے بڑی بہن آئی نے کہا "تم اس کو کسطرح ٹال سکتے ہو"۔

"میں اس دنیا میں نیک بننے کی کوشش کرونگا اور مرنے کے بعد سیدھا مان رچین کے لوگ بچوں کی دیوی کو مان کہتے ہیں) کے پاس جاؤنگا اور اس کی منت کرونگا کہ مجھے کسی نیک آدمی کے گھر میں پیدا ہونے کی اجازت دے۔ ہو تو ایسا بد ہے کہ سور یا کتے کی جون کے سوائے اور کسی میں پیدا ہونے کے لائق نہیں"۔

لنگ سو نے پوچھا۔ عالم ارواح میں روحیں کیا کرتی ہیں؟"

"میں نہیں جانتی۔ غالباً وہ اس دنیا کے لوگوں کی طرح بہت کام کرتی ہیں۔ وہ کھاتی پیتی ہیں۔ سوتی اور کام کرتی ہیں اور جیسا کہ وہ اس دنیا میں کام کرتے تھے وہاں بھی انکو ایک کام ہے"

نیاؤ نے پوچھا "کیا وہ کام کرتی ہیں۔ اگر وہ کام کرتی ہیں۔ تو میں اس روح میں جانا پسند کرونگا جو تختی میں رہتی ہے اور جسکو کام سے وقت بسر کرنا ہوتا ہے"۔

کھیاؤ نے کہا "دادی روحیں کسطرح کھاتی پیتی اور کام کرتی ہیں۔ ان کے منہ اور ہاتھ تو قبر میں ہی رہ جاتے ہیں کہانے پینے اور دیگر کاموں کے لئے منہ اور ہاتھوں کی ضرورت ہے"۔

"میرے بچے انکی روحانی منہ اور ہاتھ ہوتے ہیں۔ ہر ایک عضو کی ایک یا زیادہ روحیں ہیں۔ روحیں ہماری مانند ہیں صرف ہم ان کو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ محسوس کر سکتے ہیں"۔

کھیاؤ نے کہا "لیکن اگر وہ کھاتے ہیں تو خوراک ان کے معدے میں کیسے ٹھہر سکتی ہے وہ زمین پر گر پڑیگی۔ اگر روحیں چیزوں کے بیچ میں سے گذر جاتی ہیں تو چیزوں کو ان کے اندر سے ہوکر گر پڑنے سے کون روک سکتا ہے؟ کس طرح وہ کسی چیز کے ساتھ لگی رہ سکتی ہیں؟ کس طرح وہ کام کر سکتی ہیں؟ میں روح کو چاولوں کی طشتری کھاتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں کہ اگر میں روح کو نہ بھی دیکھ سکوں تو چاولوں کو تو روح میں ضرور دیکھ سکونگا۔ یہ کیسا تماشا ہوگا کہ ایک کہرپا جسکو روح نے پکڑا ہوا ہے کام کر رہا ہے۔ ہم اسکو در چاول کا کہرپا خیال کریں گے"۔

دادی نے کہا "میرے بچے تم روحوں کی ہنسی مت اڑاؤ۔ جسطرح وہ بہتوں کا بھلا کر سکتی ہیں اسی طرح وہ بہتوں کو نقصان بھی پہنچا سکتی ہیں۔ چیزوں کی نسبت تمہیں کچھ اور بھی بتلاتی ہوں۔ نہ صرف آدمیوں اور حیوانوں کی ہی روحیں ہیں بلکہ درختوں۔ پتھروں۔ کہر پوں۔ خوراک اور پانی غرضکہ ہر ایک چیز کی ایک روح ہے۔ مردوں کی روحیں خوراک کی روح کو کھاتی ہیں۔ پانی کی روح کو پیتی ہیں۔ کپڑے اور دیگر چیزوں کی روح کو استعمال کرتی ہیں۔ روحانی دنیا اس دنیا کی مانند ہے سوائے اس کے کہ وہاں ہر ایک چیز روح ہے جسم نہیں"۔

راقم ــــــــــ

این۔ پی۔ ڈی

اشتہار

اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۷ جولائی ۱۹۱۶ء سے ۱۷ اگست تک میسرز لنسر دانجی اینڈ کو این ڈبلیو ریلوے کی طرف سے لاہور کے جنرل سٹور یارڈ میں ہر روز ۷ بجے صبح کو دہانوں کے ٹکڑے اور دیگر اشیاء مفصلہ ذیل نیلام کیا کرینگے یعنی۔

لوہے کی پرانی جھڑیں اور اسپات کی ریلیں اور کنیاں اور پلیٹ اور لوہے کے ٹکڑے چادریں اور سلاخیں اور لوہے کی پرانی چادریں سلاخیں ٹکڑے وغیرہ وغیرہ۔

علاوہ اس کے پرانے نقرئی سکوں کے ٹکڑے۔ لکڑی کی پرانی سلیپریں۔

تمام اشیاء فروختہ تاریخ فروختگی سے ایک ماہ کے اندر اٹھا لیجانی چاہئے ورنہ ۳ پائی فی من یومیہ ڈیمرج لیا جائیگا۔

ماسوائے چوبی سلیپروں کے تمام ریلوے سامان پر وہی کرایہ میرونجات کے اسٹیشنوں سے لیا جائیگا جو اس کے لئے معین ہے۔

چیف سٹور کیپر آفس لاہور۔ ۱۵ جون ۱۹۱۶ء } حسب الحکم۔ جے ڈبلیو اے کنیر چیف سٹور کیپر۔

ضرورت

ہمیں اپنے کارخانہ دی بوٹ اینڈ شو کمپنی گجرات کیلئے دو عیسائی جوتی بنانے والوں (بوٹ میکروں) کی ضرورت ہے تنخواہ مطابق کام اتوار کو کام بند رہتا ہے۔ درخواستیں مشتہر کے پاس آنی چاہئیں۔

المشتہر ــــــــ

مینیجر دی بوٹ اینڈ شو کمپنی۔ گجرات۔ پنجاب۔



اشتہار

ملتان سی ایم ایس چرچ میں امرتسر کے ٹیکنیکل سکول کی ساخت ایک ریوداس قیمتی دو سو روپیہ کی چینل میں آویزان تھی جو شیشم اور چیل سے بنائی گئی تھی اب گرجہ کے تبدیل ہونے کی وجہ سے دوسرے گرجہ میں اُسکی جگہ نہ ہونے کے باعث چرچ اُسکو فروخت کرنا چاہتا ہے خریدکنندہ کو اسکی تصویر بھی بھیجی جا سکتی ہے سو پاسٹریٹ کمیٹی کی یہہ درخواست ہے کہ اگر کوئی کلیسیا اپنے گرجہ کی آرایش یا کوئی صاحب خانگی آرایش کے لئے اُس کو لینا چاہیں تو وہ اس کی قیمت پیش کردیں تو پاسٹریٹ کمیٹی حتی الوسع تھوڑی قیمت پر اس کو دے سکے گی ریوداس بالکل نئی اور عمدہ حالت میں ہے اور بہت خوبصورت بھی ہے۔

المشتہر

طالب مسیح پاسٹر و سکرٹری پاسٹریٹ کمیٹی ملتان۔

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شایع ہوتا ہے۔ اِس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے بشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کامیابی کی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور سوسائٹیوں کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ حسب ذیل ہے

عوام سے ۔۔۔ ۲ سالانہ

اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو ۔۔۔ عہ ۔۔۔ "

اگر تنخواہ پچیس روپیہ سے کم ہو ۔۔۔ عہ ۔۔۔ سالانہ

" پندرہ روپیہ سے کم ہو ۔۔۔ ۱۲ ۔۔۔ "

" نو روپیہ سے کم ہو ۔۔۔ ۸ ۔۔۔ "

نمونہ کا پرچہ درخواست کرنے پر روانہ کیا جاتا ہے درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

المشتہر

پادری اے۔جی بیگاڈ الموڑہ یوپی (صوبجات) ؛

پرسبیٹرین بیوگان و یتامی کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۹۴ء میں قائم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندہ گان سے وصول ہوا ہے۔ اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہہ ارزاں ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے منیجنگ ڈائرکٹر لودیانہ لاہور

ضرورت

میں نے سینیر کٹیکسٹ کے عہدہ سے استعفا دیکر ایونجلسٹ ورک متعلقہ چرچ مشنری سوسایٹی چھوڑ دیا ہے جس غیر مشن میں میری خدمت خداوند کے لئے مطلوب ہو بولا لیویں کہ مجھے کام کی ضرورت ہے خط و کتابت پتہ ذیل پر ہو۔

المشتہر

منشی میر عالم خان مسیحی سینٹ جانس کالج لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ؏

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۔۔۔ ؏ ۔۔۔ ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	ہیر	ے
چوتھائی کالم	ہیر	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	ابہ
پورا کالم	عہ	ابہ	ہہ
پورا صفحہ	ہہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ما بعد کے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ

" " " " " معہ محصول ؏

" سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

No. 89.

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

پانچ ہزار روپیہ انعام | پانچ ہزار روپیہ انعام

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹر والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے دو روپیہ ہیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ (خالص ہیرہ فی ماشہ عہ روپیہ) مصری سرمہ فی تولہ ۲ محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ المشتہر پروفیسر بیاسنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر معتبر شہادت اور کیا ہو سکتی ہے؟

بوجہ عدم گنجائش چند صاحبان کے صرف نام ہی معہ پتہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے تجربہ کرکے تحریر فرمایا ہے کہ اس سرمہ سے بہتر آنکھوں کی بیماریوں کے لئے یا حفاظت بینائی کے لئے اور کوئی سرمہ یا دوائی نہیں ہے۔

جناب ڈاکٹر لعل خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چھوٹا چھنڈ ضلع نرسنگھپور۔ جناب ڈاکٹر سید جلال شاہ صاحب مقام عدن ملک عرب۔ جناب کشوری لال صاحب انچارج گورنمنٹ ڈسپنسری اکبر جہالاواڑ۔ جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ ہالہ علاقہ سندھ۔ جناب ڈاکٹر بھگوان سنگھ صاحب انچارج شفاخانہ ریاست جیند۔ جناب ڈاکٹر بیلی رام صاحب انچارج شفاخانہ اٹاری ضلع امرتسر۔ جناب ڈاکٹر ولیب سنگھ صاحب ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن میو ہسپتال لاہور۔ جناب ڈاکٹر محمد خانصاحب شفاخانہ نہر جوانی گڈھ سعد یا تحصیل پٹیالہ۔ جناب ڈاکٹر سری سہائے بٹ صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ جھانسی۔ جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب انچارج شفاخانہ کاسگنج ضلع ایٹہ۔

جناب ڈاکٹر محمد عثمان غنی صاحب انچارج شفاخانہ پولیس فیروزپور۔ جناب ڈاکٹر منشی لچھمنداس صاحب ایچ اے میڈیکل انچارج شفاخانہ پھلواڑی میواڑ۔ جناب ارباب محمد فرید خانصاحب کمانڈنگ آفیسر ملٹری پولیس ہزارہ۔ جناب حکیم محمد عطاء الحق صاحب سند یافتہ مدرسہ طبی دہلی مقام چاندپور (بجنور)۔ جناب دیوان رگھناتھ صاحب رائے بہادر ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور۔ جناب سردار نہال سنگھ صاحب بہادر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ۔ جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئے ریاست منڈی سوکیت۔ جناب سری مہاراجہ صاحب بہادر والئی ریاست گوالیر۔ جناب سری راجہ ہیر پرتاپ ہرکشن سنگھ صاحب بہادر والئی ریاست دریاباد اودھ پور۔ جناب سری راجہ کشن کمار صاحب بہادر تعلقہ دار سہسپور بلاسی ضلع مراد آباد۔ جناب مہاراجہ کنور جھترپال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگاواں اودھ۔ جناب مہاراجہ شتر جیت پرتاپ بہادر سیائے صاحب بہادر والئی ریاست تمکوہی ضلع گورکھپور۔ جناب ڈاکٹر برج لعل

گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔ جناب خان بہادر ڈاکٹر سید امیر شاہ ایل ایم اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور۔ جناب ڈی۔ ایم سنگھ صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔ جناب ڈاکٹر کماشی رام صاحب میڈیکل افسر شفاخانہ بیر ریاست نیپال ملک نیپال۔ جناب ڈاکٹر سید محمد علی صاحب معالج خاص جناب معلے القاب جناب رانی صاحبہ کوچ بہار سی ایس آئی میڈیکل آفیسر روڈ لینڈ علی پور کلکتہ۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات میں سے جو قریب پچاس کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی غرض کے لئے ماہ اپریل ۱۹۰۷ء میں جمع کیا گیا ہے۔

پادری آر ڈی۔ ٹرسی صاحب، اوڈیٹر و مہتمم نور افشاں کے واسطے مشن سٹیم پرس میں ڈی بی براد سن کے اہتمام سے چھپا

